میّت کتنا مال چھوڑے تو وراثت تقسیم ہوگی؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میّت کتنا مال چھوڑے گی تو وراثت تقسیم ہوگی؟ اگر والدہ نے ایک سونے کی چین اور دو تین بالیاں چھوڑی ہوں تو کیا یہ سب اولاد میں تقسیم ہوں گی؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وراثت سے پہلے جن امور کی ادائیگی ضروری ہے (جیسے اگر کفن دفن میت کے مال سے ہی کرنا ہو تو اس کی ادائیگی لیکن شوہر موجود ہو اور موت کے وقت کوئی ایسی چیز نہیں پائی گئی کہ بیوی کا نفقہ ساقط ہو تو بیوی کے مال سے کفن دفن کا خرچہ نہیں کیا جائے گا بلکہ شوہر کے ذمہ لازم ہے، اور پھر اگر قرض ہے تو پہلے اس کی ادائیگی کی جائے گی اور اس کے بعد مال بچے تو اگر میت نے کوئی وصیت کی تھی تو مال کے تہائی حصے سے وصیت پوری کی جائے گی،) ان کی ادائیگی کرنے کے بعد جتنا بھی مال بچے، چاہے وہ تھوڑا ہو یا زیادہ، سونے کی چین ہو یا بالیاں، وہ سب میت کے ورثا میں تقسیم ہوگا۔

السراجیہ میں ہے "قال علماؤنا رحمھم اللہ تعالی تتعلق بترکۃ المیت حقوق أربعۃ مرتبۃ الاول یبدأ بتکفینہ و تجھیزہ من غیر تبذیر و لا تقتیر تقضی دیونہ من جمیع مابقي من مالہ ثم تنفذ وصایاہ من ثلث مابقي بعد الدین ثم یقسم الباقي بین ورثتہ بالکتاب و السنۃ و اجماع الامۃ" **یعنی:** ہمارے علما، رحمہم اللہ تعالیٰ، نے فرمایا ہے کہ میّت کے ترکے (چھوڑے ہوئے مال) سے چار حقوق وابستہ ہوتے ہیں، جو ترتیب کے ساتھ ادا کیے جائیں گے، سب سے پہلے اس کے کفن دفن کا انتظام کیا جائے، نہ اس میں فضول خرچی ہو اور نہ حد سے زیادہ کمی، پھر اس کے تمام قرضے باقی ماندہ مال سے ادا کیے جائیں گے، پھر جو مال قرض اتارنے کے بعد بچے اس کے ایک تہائی حصے میں سے اس کی وصیت پوری کی جائے پھر باقی بچے ہوئے مال کو اس کے ورثا کے درمیان قرآن، سنت اور اجماع امت کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔ (السراجیۃ فی المیراث، صفحہ 11-12، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے "يجب الكفن على الزوج وإن تركت مالا وعليه الفتوى، هكذا في فتاوى قاضي خان"

ترجمہ: عورت نے اگرچہ مال چھوڑا ہو، اس کا کفن شوہر پر واجب ہے، اور اسی پر فتویٰ ہے، فتاوی قاضی خان میں بھی ایسا ہی ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد1، صفحہ 161، مطبوعہ: بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے "عورت نے اگرچہ مال چھوڑا اُس کا کفن شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ موت کے وقت کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے عورت کا نفقہ شوہر پر سے ساقط ہو جاتا۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ820، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد آصف عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-4206

تاریخ اجراء: 11 ربیع الاول 1447ھ/05 ستمبر 2025ء